﴿ ٹھنڈی ہوا محل کے برآمدے میں دیر تک سرگوشیاں کرتی رہی ﴾

کنول یوسف، بلند ٹیلہ / خبر نگار خصوصی

بلند ٹیلہ (خبر نگار خصوصی) 27 مارچ 2013ء: ضلع کوہ پایہ کے تاریخی قصبے بلند ٹیلہ میں واقع صدیوں پرانے محل کے برآمدے میں جمعرات کی شام ایک ایسی محفل سجی جس میں شہر کے بزرگ، ادیب، طلبہ اور عام شہری ایک ہی صف میں بیٹھے دکھائی دیے۔ موضوع تھا محل کی دیواروں کے پیچھے چھپی کہانیاں۔ منتظمین کے مطابق اس محفل کا مقصد صرف ماضی کو یاد کرنا نہیں بلکہ نئی نسل کو یہ بتانا بھی تھا کہ پتھر کی یہ عمارت محض اینٹ اور گارے کا ڈھیر نہیں بلکہ ایک پورا زمانہ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

محل کی تاریخ پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر نسرین جبیں قاضی نے کہا کہ اس کی بنیاد 1784ء میں رکھی گئی تھی اور اس کے پہلے مکین ایک مقامی رئیس خاندان کے سربراہ تھے۔ ’’ہر کمرے کی دیوار پر آپ کو کوئی نہ کوئی نشان ملے گا، کسی پر گھوڑے کی زین لٹکانے کی کیل، کسی پر لالٹین رکھنے کا طاق۔ یہ نشان بتاتے ہیں کہ یہاں کون رہتا تھا اور کب کیا بدلا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اگر ان نشانوں کو محفوظ نہ کیا گیا تو آئندہ نسل صرف کتابوں میں پڑھ کر ہی جان پائے گی کہ ایک وقت میں یہاں زندگی کیسی تھی۔

محفل کا سب سے جذباتی لمحہ وہ تھا جب 82 سالہ بیگم رضیہ خاتون نے اپنی بچپن کی یادیں سنائیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح وہ اور ان کی سہیلیاں محل کے صحن میں گڑیوں کی شادیاں کرتی تھیں اور کس طرح برآمدے کے ستون ان کے لیے چھپن چھپائی کا بہترین ٹھکانہ ہوا کرتے تھے۔ ان کی باتیں سن کر کئی نوجوان حیران تھے کہ جس جگہ اب خاموشی اور ویرانی ہے، وہاں کبھی اتنی رونق ہوا کرتی تھی۔ بیگم رضیہ نے کہا: ’’ہم نے اپنے بچپن میں جو کچھ دیکھا، وہ اب کتابوں میں ہی رہ گیا ہے، اور یہ اچھا ہے کہ کوئی اسے لکھ رہا ہے۔‘‘

محفل کے دوسرے حصے میں محل کے آخری مکین کے پوتے، 61 سالہ سید ذوالفقار حسین نقوی، کی یادداشتوں پر مبنی کتاب ’’محل کے سائے میں‘‘ کی رونمائی ہوئی۔ کتاب میں 1947ء کے بعد کے حالات، زمین کے قانون میں تبدیلی اور خاندان کے بکھرنے کی داستان بیان کی گئی ہے۔ مصنف نے بتایا کہ انہوں نے یہ کتاب لکھنے کے لیے تین سال تک پرانے خطوط، کھاتے اور گھر کے بزرگوں کے انٹرویوز جمع کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کتاب کا منافع محل کی مرمت کے لیے وقف کریں گے۔

ڈپٹی کمشنر بلند ٹیلہ سید عمران حیدر نقوی نے اعلان کیا کہ محل کے مرکزی حصے کی بحالی کے لیے 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے، جس کا کام اگلے ماہ شروع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ یہ عمارت بھی ان سیکڑوں حویلیوں کی طرح ملبے کا ڈھیر بن جائے جنہیں ہم روز گنوا رہے ہیں۔‘‘ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ گرانٹ کی رقم ناکافی ہے اور مخیر حضرات کو آگے آنا ہوگا۔

محفل کے اختتام پر شرکا میں یادگاری تحائف تقسیم کیے گئے۔ ہر مہمان کو محل کے پرانے پتھر سے بنی ایک چھوٹی تختی دی گئی جس پر لکھا تھا: ’’میرے محل کی ایک شام‘‘۔ کئی نوجوانوں نے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو یہ تختی دکھا کر کہیں گے کہ وہ اس محل کی آخری شام کے گواہ ہیں۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ایسی ہی ایک اور محفل جون میں منعقد کی جائے گی، جس میں محل کے باغیچے کی تاریخ پر گفتگو ہوگی۔

﴿ ہمسایہ ملک کے ساتھ تجارتی راہداری کھولنے کا مطالبہ ﴾

ہمسایہ ملک کے ساتھ تجارتی راہداری کھولنے کا مطالبہ

ہمسایہ ملک کے ساتھ تجارتی راہداری کھولنے کا مطالبہ